سوال

والدہ کی وفات کے بعد نانے کے ترکہ سے نواسوں کو حصہ ملے گا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وحدیث میں میت کے ورثاء کو تین طرح سے تقسیم کیا گیا ہے :

اصحاب الفروض :

اس سے مراد میت کے وہ قریبی رشتے دار ہیں جن کا حصہ قرآن یا حدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے ۔ جیسے : ماں، بیٹی، پوتی، خاوند، بیوی وغیرہ ۔

عصبہ :

میت کی مذکر اولاد (بیٹے) اور باپ کی طرف سے مرد رشتے داروں کو عصبہ کہتے ہیں، ان کا حصہ قرآن وحدیث میں مقرر نہیں کیا گیا بلکہ یہ اصحاب الفروض میں مال کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال کے وارث ہوتے ہیں ۔ جیسے : بیٹا، پوتا، باپ، دادا، سگا بھائی، باپ شریک بھائی وغیرہ عصبہ کہلاتے ہیں ۔

اولوالارحام :

اولوالارحام سے مراد میت کے وہ رشتے دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں سے ہوں اور نہ ہی عصبہ میں سے ہوں ۔ جیسے : نواسے، نواسیاں، ماموں، خالہ وغیرہ اولوالارحام میں ہیں ۔

قرآن وحدیث کے احکامات کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار اصحاب الفروض ہیں ۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبہ کو ملتا ہے ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَہْلِہا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحیح البخاري، الفرائض : 6732)

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے ۔

نواسے نہ اصحاب الفروض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں ان کا شمار ہوتا ہے بلکہ نواسے اولوالارحام میں شامل ہیں جو اصحاب الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں، اس لیے میت کے وہ قریبی رشتے دار جو اصحاب الفروض میں سے ہیں یا عصبہ ہیں وارث بنیں گے، اگر یہ نہ ہوں تو پھر اولوالارحام وارث بن سکتے ہیں ۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03. فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ